دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

سی ایس ایس آئی، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیر اہتمام 'ہندوستان میں معذوری اور سماجی شمولیت' کے موضوع پر قومی سمینار کا انعقاد۔ ماہرین نے ذہنیت، نصاب اور رویوں کی تبدیلی پر زور دیا

New Delhi, February 19, 2026

مرکز برائے مطالعہ سماجی شمولیت (سی ایس ایس آئی) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے دفتر ڈین اکیڈمک افیئر ز کے اشتراک سے عزت مآب پروفیسر مظہر آصف شیخ الجامعہ سرپرست اعلی اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ کی زیر پرستی سرپرستی 'ہندوستان میں معذوری اور سماجی شمولیت' کے موضوع پر یک روزہ قومی سمینار منعقد کیا۔ ایف ٹی کے، سی آئی ٹی ہال میں منعقدہ پروگرام میں علمی ہستیوں، پالیسی سازوں، ماہرین اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

'ہندوستان میں معذوری اور سماجی شمولیت: تبدیلی کے لیے ایک روڈ میپ' کے عنوان سے منعقدہ سیمینار کا آغاز تلاوت کلام پاک اور جامعہ ترانہ کی نغمہ سرائی سے ہوا، جس کے بعد معزز مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ اپنے خطبہ استقبالیہ میں سی ایس ایس آئی، کی کا گزار ڈائرکٹر اور ڈین آف اکیڈمک افیئر ز پروفیسر تنوجا نے شمولیت کو بنیادی انصاف اور تکثیریت کے معاملے کے طور پر SDG اہداف دس کے ساتھ ہم آہنگ کیا، جب کہ سیمینار کے کنوینر ڈاکٹر اروند کمار نے سینٹر کے سابق طالب علم اور اب ہیلن کیلر ایوارڈ یافتہ جناب فیصل کی حصولیابیوں کا اعتراف کرتے ہوئے ہیں سینٹر کی کامیابی پر روشنی ڈالی۔

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جوائنٹ سکریٹری اور مہمان اعزازی ڈاکٹر آشیمہ منگلا نے مختلف معذوروں کو مساوی اور تخلیقی شہری کے طور پر برتاؤ کرنے والی ذہنیت کی وکالت کی، جسے پروفیسر نیلوفر افضل، ڈین آف اسٹوڈنٹ ویلفیئر، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے بحث میں شامل کرتے ہوئے یونیورسٹی کی زندگی میں جسمانی، تعلیمی اور سماجی دائروں میں بنیادی حسیت بخشی کی اپیل کی۔

اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر سہراب احمد خان، ڈین، اسکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز اینڈ ریسرچ، جامعہ ہمدرد نے بزرگوں اور کام کرنے والی آبادی میں معذوری کے زیادہ پھیلاؤ کو سپورٹ کرنے کے لیے یو جی سی کی رسائی کے رہنما خطوط پر سختی

سے عمل کرنے پر زور دیا، جبکہ ایڈووکیٹ ڈاکٹر کے سی جارج، سکریٹری، چیف ایگزیکٹیو، دیپالیہ اور سابق جوائنٹ ڈائریکٹر، خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت، حکومت ہند نے اشارے کی زبان کی خواندگی اور فیصلہ سازی کی طاقت پر زور دیتے ہوئے ''سب کو شامل کریں، کسی کو خارج نہ کریں'' کی رائے دی۔

اپنے کلیدی خطبہ میں جے این یو کی پروفیسر نیلیکا مہروترا نے صنف اور ذات کے درمیان معذوری کے باہمی تعلق پر اظہار خیال کرتے ہوئے نصاب اور رویہ میں تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ ان ہی خیالات کی بازگشت ڈاکٹر رشید، اسسٹنٹ پروفیسر، فیکلٹی آف لا، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے 'بلائنڈ ایتھنوگرافی' میں سنائی پڑتی ہے جو روایتی تحقیق کے تعصّبات سے نمٹنے کے لیے بطور احساساتی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

سیمینار کے سرپرست، پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، رجسٹرار، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے تعلیم کی تبدیلی کی طاقت کا اعادہ کرتے ہوئے اور امتیازی رویوں کو مکمل طور پر مسترد کرنے پر زور دیا جو معذور افراد کو کمتر سمجھتے ہیں۔ سیشن کا اختتام کو کنوینر ڈاکٹر صباح حسین، سی ایس ایس آئی، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شکریے کے ساتھ ہوا۔

دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر راکیش کمار شرما کی زیر صدارت پہلا تکنیکی سیشن ''ہندوستانی سیاق وسباق میں معذوری سے متعلق گفتگو'' میں کمیونٹی کو درپیش ساختی اور قانونی رکاوٹوں کا جائزہ لیا گیا۔ ایل ایس آر، دہلی یونیورسٹی کے استاد پروفیسر مہیش ایس پنیکر معذوری کو سیاسی شناخت کے طور پر زیر بحث لائے جو مخصوص خرابیوں سے بالاتر ہے لیکن اس کے لیے خرابی کے مخصوص حل کی ضرورت ہے۔ گالگوٹیا یونیورسٹی کے پروفیسر سمیتھا نزار نے انتخابی اسقاط حمل کے حوالے سے پی این ڈی ٹی، ایم ٹی پی ایکٹ کے قانونی تضاد پر تنقید کی اور یو این سی آر پی ڈی سے منسلک پیراڈائم کا مطالبہ کیا۔ پروفیسر جگدیش چندر، ہندو کالج، دہلی یونیورسٹی نے 'سماجی ماڈل' پر روشنی ڈالی اور دلیل دی کہ لوگ محدود ماحول سے معذور ہوتے ہیں۔

دوسرے تکنیکی سیشن ''معذوری کی داستان: ایجنسی، نمائندگی، اور فریم ورکس'' کی صدارت پروفیسر ساریکا شرما، پروفیسر، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کی۔ معزز مقررین نے حقوق پر مبنی، جامع اور ایجنسی پر مبنی نقطہ نظر کے ذریعے معذوری کی گفتگو کو دوبارہ تصور کرنے کے بارے میں اہم بصیرت کا اشتراک کیا۔ ڈاکٹر طالب اختر، ہندو کالج، دہلی یونیورسٹی، نے سیاسی ڈھانچے کا از سر نو جائزہ لینے کی اہمیت پر زور دیا تاکہ معذور افراد کو فعال جمہوری ایجنٹ کے طور پر مرکز بنایا جائے۔ ڈاکٹر روبل کلیتا، سنٹرل یونیورسٹی آف ہریانہ، نے ایسے جامع تعلیمی نظام کی بات کہی جو چیریٹی پر مبنی ماڈلز سے حقوق پر مبنی بااختیاریت کی طرف منتقل ہوں۔ ڈاکٹر محمد تنویر، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے معذوری سے متعلق تعلیمی اور نظریاتی فریم ورک میں زندہ تجربات کو یکجا کرنے پر زور دیا۔ جے ایم آئی کے سابق طالب علم جناب فیصل اشرف نعمانی نے معذوری کے بیانیے کو از سر نو تشکیل دینے کی کلید کے طور پر خود وکالت اور مرئیت پر روشنی ڈالی۔ جے ایم آئی سے وابستہ محترمہ انویشہ باروہ نے معذوری کے حقوق کو آگے بڑھانے میں پالیسی وکالت اور

قیادت کے پلیٹ فارم کے کردار پر زور دیا۔

سی ایس ایس آئی کے شریک کنو ینر ڈاکٹر جیوتی روپا کے اظہار تشکر پر ایک بامعنی مذاکراتی سیشن کا اختتام ہوا۔ ہندوستان میں معذوری اور سماجی شمولیت پر تعلیمی مشغولیت اور پالیسی گفتگو کو مضبوط بنانے کی سمت میں یہ قومی سمینار ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ